© rasailojaraid.com

7:3

کتاب نما

تفہیم القرآن، سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ۔ فارسی ترجمہ، جلد اول، مترجم: کلیم اللہ متین (نظرثانی: سید احمد مودودی چشتی)۔ صفحات: ۷۲۸۔ جلد دوم: کلیم اللہ متین۔ صفحات: ۱۰۱۳۔ جلد سوم: ڈاکٹر آفتاب اصغر۔ صفحات: ۱۱۶۲۔ جلد چہارم: سید نیاز محمد ہمدانی۔ صفحات: ۹۳۹۔ جلد پنجم: سید نیاز محمد ہمدانی۔ صفحات: ۸۵۰۔ جلد ششم: کلیم اللہ متین (نظرثانی: سید احمد مودودی چشتی)۔ صفحات: ۶۷۸۔ قیمت، مکمل سیٹ: ۲ ہزار روپے۔

اگرچہ ایرانی فضلا اور دانش وروں کے ہاں اس کا ذکر بہت کم آیا ہے مگر ۱۹۷۹ کے انقلاب ایران کے پس منظر میں مولانا مودودیؒ کی تحریروں کے اثرات بھی یقیناً کارفرما رہے ہیں۔ انقلاب سے پہلے مولانا کی بیسیوں تصانیف فارسی میں ترجمہ ہو کر، ایران میں نشر ہو چکی تھیں۔ لیکن بیشتر کتابیں تصانیف مودودی کے عربی تراجم سے فارسی میں منتقل ہوئی تھیں اور ان پر ایرانی مترجمین نے بعض حواشی کا اضافہ بھی کر دیا تھا۔ انقلاب کے بعد ان کی طلب بڑھی تو دارالعروبہ نے مولانا کی اصل اردو تحریروں سے فارسی تراجم کا اہتمام کیا اور اب دو چار کے سوا، مولانا کی جملہ تصانیف فارسی قالب میں ڈھل چکی ہیں۔

سید مودودیؒ کی "تفہیم القرآن" نے بلاشبہ لاکھوں اردو قارئین کو متاثر کیا۔ شاید ہی کسی اور اردو تفسیر نے قرآن فہمی کے ضمن میں ذہنوں پر ایسے گہرے اور اتنے وسیع اثرات مرتب کیے ہوں گے۔ دنیا کی متعدد زبانوں میں اس کے تراجم ہو چکے ہیں---- انقلاب ایران کے بعد ترجمہ تفہیم کی اشد ضرورت محسوس کی گئی۔ اس منصوبے میں دارالعروبہ کے جناب فیض الرحمٰن ہمدانی کی کاوشوں کو بنیادی دخل رہا ہے۔ کسی مناسب مترجم کی تلاش میں، وہ بارہا ایران اور افغانستان گئے۔ حزب اسلامی افغانستان کے رہنما برہان الدین ربانی نے ان کا تعارف افغان ادیب اور شاعر کلیم اللہ متین سے کرایا۔ ان کا ترجمہ مولانا خلیل حامدی صاحب نے بھی پسند کیا اور متین صاحب ان کے ایما پر پشاور سے منصورہ، لاہور آ گئے اور متذکرہ بالا منصوبے پر کام کا آغاز کر دیا۔ انھوں نے سب سے پہلے جلد ششم کا ترجمہ کیا جو ۱۹۸۹ میں شائع ہوا۔ بعدازاں جلد اول اور دوم کے تراجم کیے، مگر افسوس کہ متین صاحب کی عمر نے وفا نہ کی۔ (اللہ ان کی مغفرت کرے) تیسری جلد کا کام ڈاکٹر آفتاب اصغر (حال پروفیسر و صدر شعبہ فارسی پنجاب یونی ورسٹی لاہور) کے سپرد ہوا۔ موصوف فارسی زبان و ادب کے ماہر استاد اور ایک کہنہ مشق مترجم ہیں۔ قبل ازیں وہ مولانا مودودیؒ کے "خطبات" کا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نہایت عمدہ ترجمہ کر چکے تھے۔ انھوں نے ترجمہ تفہیم میں جدید لغت و محاورے کو مدنظر رکھا۔ ابھی مزید تین جلدیں باقی تھیں۔ اس کار عظیم کی تکمیل، فرد واحد کے بس کی بات نہ تھی چنانچہ سید نیاز محمد ہمدانی کو اس منصوبے میں شریک کیا گیا۔ ترجمہ جاری رہا اور مولانا حامدی کی سرپرستی اور فیض الرحمٰن ہمدانی کی کاوشوں سے، ترجمے کی جلدیں، یکے بعد دیگرے شائع ہونا شروع ہوئیں۔ مولانا حامدی کی وفات (۲۵ نومبر ۱۹۹۴) کے بعد تو یہ بار گراں، مکمل طور پر فیض الرحمٰن صاحب کو اٹھانا پڑا۔ مترجمین سے رابطے و تکمیل کار، پھر ترجمے کی مراجعت، کمپوزنگ، پروف خوانی، اشاریہ سازی اور طباعت و جلد بندی وغیرہ کے مراحل نہایت کٹھن اور صبر آزما تھے۔ فیض الرحمٰن صاحب نے ناسازگاری حالات اور خرابی صحت کے باوجود جس عزم و ہمت سے انھیں طے کیا، اس پر وہ مبارک باد کے مستحق ہیں۔ اس کار عظیم کا اجر، اللہ کے پاس محفوظ ہے۔

زیر نظر ترجمے اور نظرثانی میں چونکہ بہت سے اصحاب شریک رہے ہیں اس لیے ترجمے کی زبان اور اسلوب میں بھی کامل یکسانیت نہیں ہے، مثلاً وَاَقِيمُوا الصَّلٰوةَ، کلیم: "و نماز را بپا دارید"۔ آفتاب: "و نماز بگزارید"--- وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ (البقرہ ۲: ۳۴) کلیم: "پس چون بہ ملائکہ گفتیم برائے آدم فروتن باشید، سجدہ نمودہ فروتن شدند جز ابلیس" (جلد اول، ص ۶۱)۔ آفتاب: "وقتی ما بہ فرشتگان گفتیم کہ بہ آدم سجدہ کنید، ہمہ آنہا سجدہ کردند ولی ابلیس سجدہ نکرد" (الکہف ۱۸: ۵۰، جلد سوم، ص ۴۳) مگر خیال رہے کہ ترجمے کا یہ اختلاف محض لسانی و لفظی ہے، مفہوم دونوں کا درست ہے۔ ترجمے کے اختلاف کا یہ مطالعہ اس اعتبار سے دلچسپ ہے کہ ایک ہی مترجم ایک ہی آیت کا ترجمہ دو مختلف مقامات پر، مختلف انداز میں کرتا ہے، مثلاً مندرجہ بالا آیت کا ترجمہ، آفتاب صاحب نے ایک اور جگہ یوں کیا ہے: "ما بہ فرشتگان گفتہ بودیم کہ بہ آدم سجدہ کنید، ہمہ آنہا بہ سجدہ در آمدند ولی (درمیان آنہا) ابلیسی بود کہ انکار کرد" (طٰہٰ ۲۰: ۱۱۶، جلد سوم، ص ۱۹۴) اس طرح اللہ کلیم متین کے ہاں بھی ایک ہی آیت (البقرہ ۲: ۴۹، ابراہیم ۱۴: ۶) کے ترجموں میں الفاظ و انداز کی پوری یکسانیت نہیں ہے (جلد اول، ص ۲۷ اور جلد دوم، ص ۴۲۸)۔ اس سے بھی زیادہ دلچسپ بات یہ ہے کہ خود مولانا مودودیؒ کے اردو ترجمے میں بھی ایسی مثالیں مل جاتی ہیں۔ ایک مثال تو خاص طور پر قابل داد ہے۔ مولانا نے سورہ الرحمٰن ۵۵ میں بہ تکرار آنے والی آیت (فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ) کے، موقع محل کے لحاظ سے متعدد (اور مختلف) ترجمے کیے ہیں۔ مثلاً: (۱) تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ (۲) تم اپنے رب کی کن کن صفات حمیدہ کو جھٹلاؤ گے؟ (۳) تم اپنے رب کے کن کن عجائبات قدرت کو جھٹلاؤ گے؟ (۴) تم دونوں گروہ اپنے رب کے کن کن احسانات کا انکار کرتے ہو؟ وغیرہ۔ لہٰذا جیسا اوپر عرض کیا گیا، ترجمے کے اسلوب میں یہ فرق، کسی لحاظ سے اعتراض کا باعث نہیں ہو گا، بلکہ ایک اعتبار سے یہ خوش گوار ہے کیوں کہ زیر نظر ترجمہ تفہیم القرآن نہ صرف

© rasailojaraid.com